106531 ـ اگر کوئی شخص کھانا کھا کر روزہ توڑ کر بیوی سے جماع کرے تو اس پر کفارہ ہو گا

سوال

ایک شخص رمضان المبارک میں دن کے وقت بیوی سے جماع کرنا چاہتا ہو، اور وہ کھانا کھا کر روزہ توڑے اور پھر بیوی سے جماع کر لے تو کیا اس پر کفارہ ہو گا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی رمضان المبارک میں جماع کر کے روزہ توڑا اس پر کفارہ ہو گا.

لیکن ان کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص جماع کے علاوہ کسی اور چیز سے روزہ توڑے تو کیا اس میں کفارہ لازم آیا ہے یا نہیں ؟

اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ اس پر بھی کفارہ ہو گا.

اور امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ اس پر کفارہ نہیں.

لیکن یہ تو اس شخص کے متعلق ہے جو روزہ جماع کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ توڑے اور پھر اس دن جماع بھی نہ کرے، لیکن اگر وہ جماع کے علاوہ کسی دوسری چیز کے ساتھ روزہ توڑ کر اسی دن جماع بھی کرتا ہے تو جمہور علماء (جن میں ابو حنیفہ مالک اور احمد شامل ہیں) کے ہاں اس پر کفارہ واجب ہے.

یہی وہ قول ہے جس کے علاوہ کوئی اور فتوی نہیں دینا چاہیے، اس قول کے صحیح ہونے کی دلیل درج ذیل امور ہیں:

1 ـ جس نے بھی رمضان المبارک بغیر کسی عذر کھانے پینے یا کسی اور چیز کے ساتھ روزہ توڑا تو اسے باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے رہنا واجب ہے، اور اگر وہ اس دن میں بیوی سے جماع کرتا ہے تو اس نے ایسے دن میں جماع کیا جس کا اس پر روزے کا احترام کرتے ہوئے ان اشیاء سے احتراز کرنا لازم تھا، اس لیے اس پر کفارہ واجب ہے.

بالکل اسی طرح جس طرح حج کے احرام والا شخص جب اپنا احرام فاسد کرے تو اس کو وہ احرام جاری رکھنا لازم ہوتا ہے، اور احرام کی ممنوعہ اشیاء سے اجتناب کرنا ہوتا ہے، اور اگر وہ کسی بھی ممنوعہ کام کا ارتکاب کرے تو اس پر وہی لازم ہے جو صحیح احرام والے پر لازم ہوتا ہے.

2 ـ يہ شخص تو پہلے روزہ توڑنے پر گنہگار ہے، اور پھر اس نے دوسرا گناہ جماع كا كيا، تو اس طرح اس نے ڈبل گناہ كيا ہے اور اس پر يقينى كفارہ ہو گا.

3 ـ اگر اس طرح كے شخص پر كفارہ واجب نہ ہو تو يہ چيز ہر ايك كے ليے كفارہ نہ ادا كرنے كا ذريعہ بن جائيگا، كيونكہ جو بھى رمضان ميں اپنى بيوى سے جماع كرنا چاہے تو وہ پہلے كھانا كھا كر روزہ توڑ لے گا، اور پھر بيوى سے جماع كريگا، بلكہ يہ چيز تو اس كے مقصد ميں معاون ثابت ہو گى.

تو كھانے سے قبل جماع كرنے ميں تو اس پر كفارہ ہو اور كھانے كے بعد جماع ميں كفارہ نہ ہو! يہ چيز تو بہت ہى غلط ہے ايسى چيز تو شريعت كہيں بھى نہيں لائى، كيونكہ عقل اور اديان ميں يہ بات پائى جاتى ہے كہ گناہ جتنا بڑا ہو گا سزا بھى اتنى ہى بڑى ہوگى.

واللہ تعالى اعلم.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن تيمية (25 / 260 ـ 263).

واللہ اعلم .